باب پنجم

مدرسہ

صحیح قسم کی تعلیم کا واسطہ ہر فرد بشر کی آزادی سے ہے۔ صرف اسی کے ذریعہ سے کلیات کے ساتھ اور نیز مختلف افراد اور اشیا کے ساتھ صحیح ارتباط اور تعاون قائم ہو سکتا ہے لیکن یہ آزادی اپنی ذاتی کامیابی اور سرفرازی کے درپے رہنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ آزادی، خود شناسی سے حاصل ہوتی ہے، جب کہ ہم اپنے دل کو ان تمام رُکاوٹوں سے پرے رکھیں جو اپنی حفاظت کی آرزو میں ہم نے پیدا کر رکھی ہیں۔ تعلیم کا مقصد یہی ہے کہ ہر فرد بشر کو اپنی باطنی و حسیاتی رکاوٹوں کو دریافت کرنے میں مدد دے اور کسی نئے طرز خیال اور طرز عمل کو اس کے اگلے نہ مڑھے۔ ایسے اثرات عائد کرنے سے نہ ذہانت میں بیداری آتی ہے نہ جدت طبع بڑھتی ہے بلکہ برعکس

اس کے ہر شخص کی بندشوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ واقعی امر تو یہ ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں اسی قسم کے اثرات پائے جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے مسائل حل نہیں ہو رہے ہیں بلکہ بڑھتے جاتے ہیں۔ سچی تعلیم تب ہی ہو سکتی ہے جب ہم انسانی زندگی کی اہمیت کو سمجھنے لگیں۔ لیکن اس کے سمجھنے کے لیے ہمیں اپنے دل و دماغ کو صلہ کی آرزو سے رہا کرنا ہوگا، کیونکہ اسی آرزو سے خوف اور تقلید پرستی پیدا ہوتی ہے۔ اگر بچوں کو ہم اپنی شخصی ملکیت قرار دیں اور ان کے ذریعے سے اپنی تنگ ظرفی کا سلسلہ جاری رکھیں، یا اپنے حوصلوں کے تکمیل کی کوشش کریں، تو ہم ایسے ماحول اور سوشل ڈھانچے بنالیں گے جن میں محبت کی بالکل خوبو نہ ہو بلکہ اپنی ذاتی منفعت کی جدوجہد قائم رہے۔

جو مدرسہ دنیوی لحاظ سے عمدہ اور کامیاب خیال کیا جاتا ہے، وہ بہ حیثیت ایک تعلیمی مرکز کے بیشتر مفید نہیں ہوتا۔ گو بڑے بڑے تعلیمی اداروں سے جہاں طلبہ کی کثیر تعداد ہو اور جو شان و شوکت اور کامیابی کے لیے مشہور ہوں، ہوشیار محاسب اور قابل سوداگر یا تجارتی کارخانوں کے مالک اور گماشتے یا ایسے کاریگر جو بظاہر ماہر فن ہوں تعلیم پاکر نکل آئیں، لیکن فلاح کی توقع صرف انھیں لوگوں سے ہو سکتی ہے جو مکمل شخصیت سے فیض یاب ہوں۔ ایسے ہونہار تو صرف چھوٹی چھوٹی درسگاہوں سے نکلیں گے۔ اس لیے یہ کہیں زیادہ ضروری ہے کہ مدرسوں میں طلبہ کی تعداد قلیل رہے اور اعلیٰ قسم